Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Research Study on the Historical Evolution of Jurisprudential Exegeses of the Quran

تفاسیر احکام القرآن: تاریخی ارتقاء کا تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Fariha Anjum** *(Corresponding Author)*
   Lecturer, Lahore College for Women University (LCWU), Lahore, Pakistan.
   Email: **fariha.anjum@lcwu.edu.pk**

Citation

Anjum, Dr. Fariha. " A Research Study on the Historical Evolution of Jurisprudential Exegeses of the Quran."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 428−439.

Submission Timeline

Received: Mar 03, 2025
Revised: Mar 16, 2025
Accepted: April 07, 2025
Published Online: April 26, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

A Research Study on the Historical Evolution of Jurisprudential Exegeses of the Quran

تفاسیر احکام القرآن: تاریخی ارتقاء کا تحقیقی مطالعہ

ڈاکٹر فریحہ انجم☆

Abstract

Since the dawn of human existence, mankind has faced challenges necessitating intellectual and practical solutions. The Quran, as divine revelation, guides humanity, encouraging reflection and problem-solving. Scholars, responding to this divine call, engaged in understanding and interpreting the Quran to address everyday issues, giving rise to jurisprudential exegeses. These exegeses focus on practical aspects of life—political, legal, cultural, scientific, social, and moral—offering solutions derived from Quranic verses. This research provides a historical overview of jurisprudential exegeses, tracing their development and significance. It explores how early scholars, post-Prophetic era, faced new challenges requiring independent reasoning (ijtihad), leading to diverse interpretations. The study highlights the contributions of jurists like Imam Shafi'i, Imam Qurtubi, and others who compiled works like Ahkam al-Quran, systematizing legal rulings. These exegeses evolved from the second century Hijri, with formal compilations emerging in the third century, addressing jurisprudential principles and practical issues. They reflect the intellectual rigor of scholars who balanced tradition and reason, often citing companions and successors to support their interpretations. These works not only addressed contemporary issues but also profoundly influenced subsequent exegeses, shaping Islamic legal thought. The study underscores their enduring relevance in making Quranic guidance accessible, offering solutions to both individual and societal challenges across time. By examining their historical progression, this research highlights their role in facilitating Quranic understanding and practical application for the Muslim community.

Keywords: Jurisprudence, Quranic exegesis, jurisprudential exegeses, historical evolution, Islamic law

تعارف موضوع

انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اسے زندگی کے مسائل کا سامنا رہا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے انسان نے ہمیشہ اپنی عقل و فہم سے کام لیا اور وحی الٰہی نے بھی اس کی رہنمائی کی۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ایسی کتاب ہے جو انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے علماء نے قرآن کو سمجھنے، اس کی تشریح کرنے اور اس سے مسائل کا حل نکالنے کی کوشش کی۔ اس ضمن میں فقہی تفاسیر نے اہم کردار ادا کیا، جو آیات احکام کی تشریح کرتی ہیں اور سیاسی، قانونی، تمدنی، ثقافتی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کا حل پیش کرتی ہیں۔ یہ تفاسیر نہ صرف اپنے دور کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار تھیں بلکہ بعد کے ادوار پر بھی گہرے اثرات مرتب کیں۔ یہ تحقیق فقہی تفاسیر کے تاریخی

☆ لیکچرار، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

ارتقاء کا جائزہ پیش کرتی ہے، ان کی اہمیت اور کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح صحابہ، تابعین اور ائمہ فقہاء نے نئے مسائل کے حل کے لیے قرآن سے استنباط کیا اور تفاسیر مرتب کیں، جو آج بھی رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔

مبحث اول: فقہی تفاسیر کا ارتقاء

قرآن کریم عربی زبان میں اس کی بلاغت کے اعلیٰ انداز میں نازل ہوا، جو انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں—سیاسی، قانونی، تمدنی، ثقافتی، علمی، فکری، معاشرتی اور اخلاقی—کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں صحابہ کرام کو آیات کے فہم میں کوئی دشواری نہ تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی موجود تھی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہ نے امت کی قیادت سنبھالی، تو نئے مسائل کا سامنا ہوا جن کے فیصلوں کے لیے پیشگی رہنمائی موجود نہ تھی۔ اس سے فقہی اختلافات جنم لینے لگے، جو فقہی تفاسیر کے ارتقاء کا نقطہ آغاز بنے۔ یہ مبحث فقہی تفاسیر کے تاریخی ارتقاء، ان کے بنیادی مراحل اور ان کے کردار کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

1. ابتدائی دور: صحابہ اور تابعین کا کردار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کی تفسیر کی ضرورت کم تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود آیات کی تشریح فرماتے تھے۔ صحابہ کرام، جیسے حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود، آیات کے معانی سمجھنے میں ماہر تھے۔ امام طبری اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

> "إن الصحابة كانوا أعلم الناس بتأويل القرآن لأنهم شاهدوا نزوله وفهموا أسباب النزول من النبي صلى الله عليه وسلم"[1]
>
> یعنی صحابہ کرام قرآن کے فہم میں سب سے زیادہ عالم تھے کیونکہ انہوں نے اس کے نزول کو دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب نزول سمجھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نئے مسائل، جیسے سیاسی، قانونی اور معاشرتی تنازعات، سامنے آئے۔ صحابہ نے اپنی رائے اور مشورے سے ان مسائل کے حل تلاش کیے، لیکن بعض اوقات ان کی آراء میں اختلافات پیدا ہوئے۔ یہ اختلافات آیات احکام کے فہم سے متعلق تھے، جو بعد میں فقہی تفاسیر کی بنیاد بنے۔ اس دور میں تفسیر زیادہ تر زبانی روایات کی شکل میں تھی، جو تابعین نے جمع کیں۔ مثال کے طور پر، حضرت ابن عباس کی تفسیری روایات کو تابعین نے محفوظ کیا، جو فقہی تفاسیر کا حصہ بنیں۔

2. ائمہ فقہاء اربعہ اور اصول استنباط کا قیام

دوسری صدی ہجری میں ائمہ فقہاء اربعہ—امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل—کے دور میں فقہی تفاسیر نے منظم شکل اختیار کی۔ ہر امام نے اپنے مذہب کے لیے استنباط احکام کے اصول وضع کیے، جن میں قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس شامل تھے۔ امام شافعی نے اپنی کتاب الرسالہ میں فرمایا:

> "القرآن أصل كل علم، ومنه تستنبط الأحكام، فإذا لم يوجد فيه نص صريح فإلى السنة ثم إلى الإجماع ثم القياس"[2]
>
> یعنی قرآن ہر علم کی بنیاد ہے، اس سے احکام اخذ کیے جاتے ہیں، اگر اس میں صریح نص نہ ہو تو سنت، پھر اجماع اور پھر قیاس کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

ان اصولوں کی وجہ سے آیات کے فہم میں اختلافات بڑھے، لیکن اس دور میں فقہاء ایک دوسرے کی رائے کو عزت دیتے تھے اور مذہبی تعصب سے بالاتر رہتے تھے۔ اس دور میں تفاسیر نے آیات الاحکام کی تشریح پر توجہ مرکوز کی، جو سیاسی، قانونی اور معاشرتی مسائل سے متعلق تھیں۔ یہ تفاسیر فقہی تفکر کی ترقی کا باعث بنیں۔

---

1 Al-Tabarī, Muḥammad ibn Jarīr, *Jāmi' al-Bayān 'an Ta'wīl Āy al-Qur'ān* (Cairo: Dār al-Hijr, 1422 AH), 1: 47.
2 Al-Shāfi'ī, Muḥammad ibn Idrīs, *Al-Risālah* (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1400 AH), p. 67.

3. تقلید کا دور اور فقہی تفاسیر کی ترقی

تیسری صدی ہجری سے تقلید اور مذہبی تعصب کا دور شروع ہوا، جہاں فقہاء نے اپنے مذاہب کی تائید میں تفاسیر لکھنا شروع کیں۔ اس دور میں احکام القرآن جیسے عنوانات کے تحت کتب تصنیف کی گئیں، جو صرف آیات الاحکام کی تفسیر پر مرکوز تھیں۔ امام بیہقی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

"لما أراد الشافعي أن يصنف أحكام القرآن قرأ القرآن مائة مرة" [3]

یعنی جب امام شافعی نے احکام القرآن تصنیف کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے قرآن کریم کو سو مرتبہ پڑھا۔

ان تفاسیر نے عملی احکام—سیاسی، قانونی، ثقافتی، معاشرتی اور اخلاقی—کو موضوع بنایا۔ مثال کے طور پر، امام شافعی کی احکام القرآن اور قاضی اسماعیل کی تفسیر اس دور کی نمایاں کتب ہیں۔ ان تفاسیر نے نہ صرف عصری مسائل کا حل پیش کیا بلکہ بعد کے ادوار کی فقہی تفاسیر کے لیے بنیاد فراہم کی۔ یہ تفاسیر اپنے دور کی نمائندہ تھیں اور آج بھی فقہی علوم کے مطالعہ کے لیے اہم ہیں۔ اس دور میں فقہی تفاسیر نے قرآن کے فہم کو عامۃ الناس کے لیے آسان بنایا اور عملی زندگی کے مسائل کے حل کو ممکن بنایا۔

مبحث دوم: قرآنی آیات سے فقہی احکام کا استنباط

قرآن کریم کی آیات سے فقہی احکام کا استنباط فقہاء، محدثین اور مفسرین کا ایک اہم موضوع بحث رہا ہے۔ یہ عمل اسلامی قانون کی تشکیل اور عملی زندگی کے مسائل کے حل کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ابتدائی ادوار میں تفسیری اقوال کو احادیث نبویہ کے ساتھ ملا کر جمع کیا جاتا تھا، لیکن وقت کے ساتھ تفسیر نے ایک مستقل علم کی حیثیت اختیار کی۔ یہ مبحث قرآنی آیات سے فقہی احکام کے استنباط کے تاریخی ارتقاء، اس کے اصولوں اور اس کی ترقی کے مراحل کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اس عمل نے فقہی تفاسیر کی بنیاد رکھی، جو آج بھی اسلامی علوم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔

1. ابتدائی دور: تفسیری اقوال اور احادیث کا امتزاج

ابتدائی اسلامی دور میں، قرآن کی تفسیر اور احادیث نبویہ کو الگ الگ علوم کے طور پر نہیں دیکھا جاتا تھا۔ علماء، جیسے صحابہ کرام اور تابعین، قرآنی آیات کے معانی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں سمجھتے اور بیان کرتے تھے۔ امام ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں:

"كان الصحابة يستنبطون الأحكام من القرآن بما سمعوه من النبي صلى الله عليه وسلم، فكانوا يجمعون التفسير مع الحديث" [4]

یعنی صحابہ کرام قرآن سے احکام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی باتوں کی روشنی میں اخذ کرتے تھے، اور تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملا کر جمع کرتے تھے۔

اس دور میں تفسیری اقوال زیادہ تر زبانی روایات کی شکل میں تھے اور انہیں مستقل تفاسیر کے طور پر مرتب نہیں کیا گیا۔ بدقسمتی سے، یہ ابتدائی مجموعے ہم تک نہیں پہنچ سکے۔ تاہم، ان روایات نے بعد کے ادوار میں فقہی تفاسیر کی بنیاد رکھی۔

2. تفسیر کا مستقل علم کے طور پر ارتقاء

دوسری صدی ہجری کے آخری نصف سے تفسیر نے حدیث سے الگ ہو کر ایک مستقل علم کی حیثیت اختیار کی۔ اس دور میں علماء نے قرآنی آیات سے فقہی احکام کے استنباط کے لیے اصول وضع کیے۔ امام مالک بن انس اپنی کتاب الموطأ میں فرماتے ہیں:

"القرآن أصل الأحكام، وبه يستنبط الفقهاء مسائل العصر حسب مقتضيات الزمان" [5]

یعنی قرآن احکام کی بنیاد ہے، اور اس کی روشنی میں فقہاء اپنے دور کے مسائل کو وقت کے تقاضوں کے مطابق حل کرتے ہیں۔

---

3 Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn, *Aḥkām al-Qur'ān li'l-Shāfi'ī* (Mecca: Maktabah Nizār Muṣṭafā al-Bāz, 1415 AH), 1: 25.

4 Al-'Asqalānī, Aḥmad ibn Ḥajar, *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1379 AH), 1: 182.

5Al-Mālik ibn Anas, *Al-Muwaṭṭa'* (Cairo: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1413 AH), 1: 23.

اس دور میں فقہی مسائل اور اصولوں کو منظم کرنے کا عمل شروع ہوا۔ علماء نے آیات الاحکام کی تشریح پر خصوصی توجہ دی، جو سیاسی، قانونی اور معاشرتی مسائل سے متعلق تھیں۔ یہ عمل فقہی تفاسیر کی ترقی کا نقطہ آغاز بنا۔ مثال کے طور پر، امام ابن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان نے آیات سے احکام کے استنباط کے لیے ایک منظم منہج پیش کیا، جو بعد کے مفسرین کے لیے رہنما ثابت ہوا۔

3. تیسری صدی ہجری سے فقہی تفاسیر کی باقاعدہ تالیف

حاجی خلیفہ کے مطابق، تیسری صدی ہجری سے قرآنی آیات سے مستنبط مسائل و احکام پر مشتمل کتب کی باقاعدہ تالیف کا آغاز ہوا۔ اس دور میں فقہی تفاسیر، جیسے احکام القرآن، نے آیات الاحکام کی تشریح پر توجہ مرکوز کی۔ امام بیہقی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

"إن تأليف كتب الأحكام بدأ لتيسير فهم القرآن واستنباط الأحكام العملية للأمة" [6]

یعنی احکام کی کتب کی تالیف کا آغاز قرآن کے فہم کو آسان بنانے اور امت کے لیے عملی احکام کے استنباط کے لیے ہوا۔

یہ تفاسیر عملی مسائل—سیاسی، قانونی، ثقافتی، معاشرتی اور اخلاقی—کے حل کے لیے لکھی گئیں۔ مثال کے طور پر، امام شافعی کی احکام القرآن نے آیات سے فقہی احکام اخذ کرنے کے اصولوں کو واضح کیا۔ اس دور سے فقہی تفاسیر کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہوا جو آج تک جاری ہے، اور یہ تفاسیر فقہی علوم کے لیے ایک اہم ذریعہ ہیں۔

مبحث سوم: تفاسیر احکام القرآن—تاریخی جائزہ

وہ فقہی تفاسیر جو احکام القرآن کے نام سے عہد بہ عہد لکھی گئیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

امام محمد بن ادریس الشافعی (متوفی 204ھ) وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے احکام القران تصنیف کی ان کی اس احکام القران کی سب سے پہلی کتاب طبع کروانے کا سہرا استاد ابو اسامہ سید محمد عزت عطار حسینی کے سر ہے جسے امام ابو بکر بیہقی (م 458ھ) نے امام شافعی کے نصوص سے جمع کیا ہے۔[7] امام بیہقی وایت کرتے ہیں:

" لما اراد الشافعی ان یصنف احکام القرآن قرا القرآن مائة مرة"[8]

انتہائی مفید کتاب ہے جس سے اس جلیل القدر امام کے قران کریم کے دقیق معانی میں علم اور معلومات کی نسبت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے ذریعے ایک فقیہ شخص اختلافی مسائل میں دلائل اخذ کرنے کے درجات طے کرتا ہے اور اس کے علم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اپنے اپنے مذاہب میں احکام القرآن کی مولفات کے ائمہ کی آراء بھی اس کتاب میں نظر آتی ہیں۔ امام بیہقی نے اس کام میں بڑی جانفشانی سے کام لیا ہے۔ امام شافعی کی آراء کو ان کی اپنی کتب سے بڑی عرق ریزی سے جمع کیا ہے اور امام شافعی کے دیگر اصحاب کی کتب سے بھی امام شافعی کی نصوص کو تلاش کیا ہے۔ امام بیہقی نے ان نصوص کو من و عن نقل کر دیا ہے اور سنن وارده سے مستنبط معانی کی تائید کی ہے۔ سب کی نگاہ میں ان کا یہ کام بڑا قابل قدر ہے اور اس کے ساتھ مذاہب کی کتب میں ان کے بعض اقوال و آراء پر نقد میں موجود ہے[9] امام بیہقی لکھتے ہیں:

" و قد جمعت اقاویل الشافعی فی احکام القرآن و تفسیره جز این"[10]

---

6 Al-Bayhaqī, *Aḥkām al-Qur'ān li'l-Shāfi'ī*, 1: 29.

7Alshāfi'ī, Abī 'Abdullah muḥammad bin īdrīs, *Aḥkām ul Qurān*,(Beirūt:dāralkutub al-'īlmiyah,1427h/2006),23

8 Albaīhiqī, abī bakar aḥmad bin alḥusain, *Manaqib alshāfi' ī*,(Qahirah: maktabah dār alturāth, 1391h/1971), 1/244

9 Abī Isḥāq Ismā'il bin Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,(Beirūt: dār Ibn ḥazm,1426h/2005),38; ḥājī Khalīfah, Muṣtafa bin 'Abdullah, *Kashaf alzanūn 'an asāmī alkutub wa alfanūn*,(Beirūt: dār alfikar, 1419h/ 1999),1/80; Alshāfi'ī, *Aḥkām ul Qurān*,23,24

10 Albaīhiqī, *Manaqib alshāfi'ī*,2/368

امام بیہقی نے اس کی ترتیب فقہی ابواب کی مناسبت سے بغیر عنوانات قائم کیے، دی ہے۔ اس کی تحقیق و طبع علامہ عبد الغنی عبد الخالق نے کی ہے اور اس کی تقدیم علامہ محمد زاہد الکوثری نے لکھی ہے۔[11]

امام ابوالفضل احمد بن المعذل العبدی عراق کے مالکی مذہب کے امام ہیں۔ امام اسماعیل القاضی کے استاد محترم ہیں۔ ان کی کتاب احکام القران کے نام سے ہے۔[12] یہ کتاب مطبوع صورت میں ہم تک نہیں پہنچی۔ **امام ابو الحسن علی بن حجز بن ایاز السعدی المروزی** (متوفی 244ھ) تیسری صدی ہجری کے کبار ثقہ محدثین میں سے ہیں۔ امام بخاری کے اساتذہ میں شمار ہوتا ہے۔ امام ذھبی نے ان کی تالیف "احکام القرآن" کا اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ہے۔[13] امام نسائی ان کے بارے میں رقم طراز ہیں: " ثقه مامون حافظ "[14] الخطیب نے فرمایا: " كان صادقاً متقناً حافظاً "[15]

امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم المصری (متوفی 268ھ) اپنے زمانے کے شیخ الفقہاء اور امام مالک کے اصحاب میں سے تھے۔ ان کی تصنیف "احکام القران" کے نام سے ہے جس کا تذکرہ امام ذھبی نے اپنی تفسیر میں کیا ہے۔ امام نسائی نے سنن میں ان سے روایت کی ہے اور ان کو ثقہ مانا ہے۔ ابن خزیمہ بیان کرتے ہیں:

" ما رايت فى فقهاء الاسلام اعرف باقاويل الصحابه و التابعين من محمد بن عبد الله بن عبد الحكم "[16]

امام ابو سلیمان داؤد بن علی بن خلف الظاہری (متوفی 270ھ) تیسری صدی ہجری کے اہل الظاہر کے امام تھے۔ ان کی کتاب "احکام القرآن" ہے۔ ابو العباس الثعلب ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

" كان داود بن على عقله اكبر من علمه "[17]

امام قاضی ابی اسحاق اسماعیل بن اسحاق المالکی (متوفی 282ھ) کی تصنیف "احکام القران" کے موضوع پر تالیف شدہ کتب میں سے ایک بہترین کتاب ہے۔[18] یہ عمدہ اسلوب، شیریں بیانی، علمی گہرائی اور قوی دلائل جیسی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ ان کا انداز گزشتہ مولفین سے جداگانہ ہے۔ آپ پہلے سورۃ کا ذکر کرتے ہیں پھر تشریعی احکام والی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس سے متعلق صحابہ اور تابعین کے اقوال عالی سندوں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ کبھی اپنا قول بھی بیان ذکر کر دیتے ہیں اور اس پر عقلی و نقلی دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ ان کے دلائل بڑے عمدہ ، مضبوط اور موقف بڑا واضح ہوتا ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں سلف سے منقول نصوص بڑی کثیر اور متنوع ہیں جو کہ امام اسماعیل کی علمی شخصیت کی وسعت معلومات کی دلیل ہے۔ بلاشبہ قاضی اسماعیل کی کتاب نصوص اور حدیثی روایات سے مالامال ہونے کی وجہ سے دیگر کتب و مصنفین سے ممتاز مقام کی حامل ہے۔ قاضی صاحب صرف صحابہ اور تابعین سے منقول روایات پر اعتماد کرتے ہیں اور یہ تعجب کی بات نہیں کیونکہ

11 Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,38; Alshāfī'ī, *Aḥkām ul Qurān*,14

12 Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,38

13 Alḍahabī, shams aldīn muḥammad bin Aḥmad, *siyar a'lām alnubalā*,(almaktabah altaufiqiyah,n.d),9/683; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*,1/80; A'bd alṣamad alṣāram Alazharī, *Tārīkh tafsīr*,(Lāhore: Idārah 'Ilmiyah,1966),54; Alḍahabī, shams aldīn muḥammad bin Aḥmad, *Tazkrah alḥufāẓ*,(Beirūt: dāralkutub al-'īlmiyah,1998),2/29

14 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,9/281

15Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,9/282

16 Ibid,10/341,343

17 Ibid,15/488

18 A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,54; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*,1/80; ẓafar aḥmad 'uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*, (Karāchī: Idārah alQurān wa al'ulūm alislāmiyah,1407h/1987), 1/7; Alshāfī'ī, *Aḥkām ul Qurān*,11

صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قران کریم کے سب سے بڑے عالم اور قران کریم کے فہم و بصیرت میں بعد والوں کی نسبت بڑے بلند ہیں۔ نصوص کی روایت کے سلسلے میں قاضی اسماعیل عالی اور متصل اسناد پر اعتماد کرتے ہیں، جو سماع کے طریق سے مروی ہوں اور روایت کے دیگر طرق جیسے اجازہ، مناولہ اور وجادہ کی طرف التفات نہیں کرتے۔

قاضی اسماعیل کے زیادہ تر اساتذہ وہی ہیں جو کتب ستہ کے مولفین کے اساتذہ ہیں۔ قاضی اسماعیل اپنی کتاب میں عموما متہم بالکذب، متروک، غیر ثقہ یا بدعتی و گمراہ پر اعتماد نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی کتاب میں ایسی کوئی روایت نظر نہیں آتی۔ قاضی اسماعیل کے منہج کا یہ بھی امتیاز ہے کہ وہ عموما اسناد اور روایات پر نقد کرتے ہیں جو کہ ان کی امامت اور درایت حدیث کے علم و علل میں مہارت کا ثبوت ہے۔

اس کتاب میں قاضی اسماعیل کی شخصیت کے علمی نشانات اور کارنامے جابجا نظر آتے ہیں۔ وہ محض اخبار کے راوی نہیں بلکہ انہوں نے آیات احکام کی وضاحت کی ہے۔ اہل تفسیر کے اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے۔ قاضی اسماعیل نے آیات میں مختلف قراءات کی وجوہات کا تذکرہ کیا ہے اور اسے فہم آیات کی بنیاد بنایا ہے۔[19] ابو العباس المبرد کہا کرتے تھے: "**القاضی اعلم منی بالتصریف**"[20] ابو بکر خطیب فرماتے ہیں: "**کان عالماً متقناً فقیهاً**"[21] اسی طرح امام ذہبی ان کی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں: "**لم یسبق الی مثله**"[22] بہت سے علماء نے اس کتاب سے نصوص وعبارات کو نقل کیا ہے اور اسے ایک مصدر قرار دیا ہے۔

امام ابو سعد یحیی بن منصور بن حسن اسلمی الہروی (متوفی 292ھ) حافظ و زاہد تھے ان کی کتاب احکام القران کے نام سے ہے الرھاوی ان کی کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں: " لم یسبق الی مثلها"[23] ابو بکر خطیب ان کے بارے میں فرماتے ہیں: " كان ثقة ، حافظاً، زاهداً"[24]

امام ابو الحسن علی بن موسی بن یزید القمی النیساپوری (متوفی 305ھ) خراسان کے حنفی امام اور ان کے مفتی تھے ان کی کتاب احکام القرآن کے نام سے ہے جو اہل عراق کے مذہب پر ہے اور یہ اپنے دور کے اہل الرائے میں شمار ہوتے ہیں امام ذہبی ان کی کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں: "كتاب النفیس"[25]

امام ابو بکر محمد بن احمد بن بکیر (متوفی 305ھ) بغداد کے قاضی تھے۔ انہوں نے احکام القرآن تصنیف کی۔[26] **امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی** (متوفی 321ھ) حنفی فقہ کے امام اور بہت بڑے عالم تھے صاحب تصنیفات کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ ان کی کتاب احکام القرآن کے عنوان سے ہے۔ ایک ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ اس علم میں ایک اہم حیثیت کی حامل کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے جہاں فقہی احکام کا استخراج کیا ہے، وہاں ان کے مصادر سے ان کا استنباط بھی کیا ہے۔ اس دوران صحابہ اور تابعین میں سے ائمہ فقہ کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں اور

---

19 Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,43-48
20Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,10/651
21 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,10/651
22 Ibid
23 Ibid, 11/100
24 Ibid; Alḍahabī, *Tazkrah alḥufāẓ*,2/189
25 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,11/277; A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,54; Alshāfi'ī, *Aḥkām ul Qurān*,11; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*,1/80; ẓafar aḥmad 'uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*,1/7
26 Alshāfi'ī, *Aḥkām ul Qurān*,11; Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān,*42

ہر ایک کا قول اس کے مکمل اسناد کے ساتھ ذکر کرتے ہیں پھر دلائل و نظر سے ایک کو ترجیح دیتے ہیں ان کی کتاب جو طبع ہوئی، وہ نصف ہے جس کی تحقیق سعد الدین اونال نے 1995 عیسوی میں استنبول میں کی ہے۔[27] علامہ ذہبی رقم طراز ہیں:

"كان ثقة ثبتاً فقيهاً عاقلاً لم يخلف مثله"[28]

امام ابو الحسن عبداللہ بن احمد بن محمد بن المغلس البغدادی (متوفی 324ھ) عراق کے فقیہ اور اہل ظاہر کے امام تھے ان کی کتاب احکام القرآن ہے جس کا ذکر امام ذھبی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔[29] **شیخ ابی محمد قاسم بن اصبغ القرطبی النحوی (متوفی 340ھ)** نے بھی احکام القرآن کے نام سے کتاب لکھی۔ حاجی خلیفہ اور علامہ ذہبی نے ان کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔[30] **امام ابو اسحاق محمد بن القاسم بن شعبان المصری (متوفی 355ھ)** مالکی مذہب کے استاد تھے بہت بڑے امام اور زاہد تھے۔ ان کی کتاب احکام القرآن ہے جس کا ذکر ذھبی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"وكان صاحب سنة و اتباع و باع مديد فی الفقه مع بصر بالاخبار و ايام الناس مع الورى و التقوى و سعة الرواية"[31]

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

" كان ابن شعبان راس المالكيه بمصر و احفظهم للمذهب مع التفنن لكن لم يكن له بصر بالنحو"[32]

امام ابو الحکم منظر بن سعید البلوطی (متوفی 355ھ) بڑے امام اور فقیہ تھے۔ 265 ہجری میں پیدا ہوئے۔ بڑے فصیح و بلیغ خطیب تھے قرطبہ کے قاضی الجماعۃ تھے انہوں نے احکام القرآن کے نام سے کتاب لکھی۔[33] **ابو بکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفی (متوفی 370ھ)** اپنے وقت کے کبار اصحاب رائے میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ایک نمایاں عالم، جید فقیہ اور نامور مفسر تھے۔ آپ کو قرآن، حدیث اور فقہ میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ ان کی معروف ترین کتاب احکام القران ہے جو بہت مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ یہ ان کی شہرہ آفاق تصنیف ہے جو تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر میں آسان اور عام فہم زبان استعمال کی ہے۔ تمام ممکنہ مسائل پر بحث کرتے ہیں اور ان کا حل پیش کرنے میں انہیں ید طولی حاصل ہے۔ علامہ صاحب نے اپنی تفسیر میں تمام بنیادی آخذ تفسیر کا استعمال کیا ہے۔[34]

امام ابو یعلی محمد بن الحسین البغدادی الحنبلی، ابن القراء القاضی (متوفی 458ھ) حنبلی مذہب کے امام اور شیخ الفقیہ تھے احکام القرآن کے نام سے کتب تالیف کی جو کہ طبع نہیں ہو سکی[35] **شیخ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی بیہقی** (متوفی 458ھ) پانچویں صدی ہجری کے مشہور عالم

27Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān,*40; A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,55; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*,1/80

28 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,11/521

29Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*, 15/88

30 ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*, 1/80; Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,12/126

31 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,12/260

32 Ibid

33 Ibid,12/319; ẓafar aḥmad 'uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*,1/7

34 ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*, 1/81; A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,55;ẓafar aḥmad 'uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*,1/7; Alshāfi'ī, *Aḥkām ul Qurān*,11; Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,42; aljaṣāṣ, Aḥmad 'Alī alrāzī, *Aḥkām ul Qurān*,(Beirūt:dāralkutub al-'īlmiyah,n.d),1/403

35 Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,42

ہیں۔ ان کی کتاب احکام القرآن کے نام سے موسوم ہے۔[36] عبد الغافر بن اسماعیل لکھتے ہیں: "ابوبکر موفقیه ،الحافظ الاصولی، الدین الورع، واحد زمانه فی الحفظ"[37] ان کی تفسیر بھی منظر عام پر نہیں آسکی۔

امام ابو الحسن علی بن محمد بن علی المعروف الکیا ھراسی الشافعی (متوفی 504ھ) شافعی مذہب کے استاد اور بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے مدرس تھے۔ امام غزالی کے رفقاء میں سے ہیں۔ انہیں شمس الاسلام کا لقب ملا۔ انہوں نے احکام القرآن کے نام سے ایک کتاب لکھی اور اس میں ابو بکر جصاص کی کتاب پر اعتماد کیا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ تفسیر امام شافعی کی آراء کی تائید اور تشریح کے لیے لکھی ہے۔ اس میں مسلکی تعصب پایا جاتا ہے۔[38] خود رقم طراز ہیں:

> "میں نے جب متقدمین اور متاخرین کے مذاہب اور آراء پر غور کیا اور ان کے مطالب ومباحث کو ملاحظہ کیا تو میں نے ان میں سے امام شافعی کے مسلک کو زیادہ صحیح اور قوی پایا اور اچھی رہنمائی اور وضاحت کرنے والا پایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے مذہب اور آراء کو کتاب اللہ سے مستنبط کیا ہے اور ان کو اللہ تعالی نے کتاب اللہ کے بحر ناپید اکنار سے علوم احکام کے موتی نکالنے کے لیے عملی اسباب اور صلاحیتیں اتنی زیادہ عطا کی تھیں۔ جب میں نے یہ صورتحال دیکھی تو میں نے احکام القرآن میں ایسی کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کر لیا جس میں امام شافعی کی ان آراء کی تشریح کی گئی ہو جو انہوں نے دلائل سے اخذ کیے ہیں"[39]

اس تفسیر میں صرف آیات الاحکام سے تعرض کیا گیا ہے اور کتاب قران کریم کی تمام سورتوں کو سموئے ہوئے ہے۔

ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد اشبیلی المعروف ابن العربی المعافری (متوفی 543ھ) محدثین وفقہاء کے امام مانے جاتے ہیں۔ مختلف علوم وفنون میں مہارت اور تجربہ رکھتے تھے اور ان کی تعلیم اور اشاعت میں حریص بھی تھے، ذہین بھی تھے، آداب واخلاق، حسن معاشرت، سخاوت وشرافت نفس کی صفات سے متصف تھے۔ وعدے کے پابند تھے اور دوستی نبھانے والے تھے۔ اشبیلیہ میں قاضی مقرر ہوئے تو لوگوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچا اس لیے کہ وہ احکام شرعیہ کی تنفیذ میں بڑے سخت تھے اور ظالموں پر ان کی ہیبت طاری رہتی تھی۔ پھر قضا کے عہدے سے الگ ہو گئے اور تصنیف وتالیف میں مصروف ہو گئے۔[40] ان سے بہت سی معروف تصنیفات منسوب ہیں۔ ان میں سے ایک احکام القرآن ہے۔ یہ اس میدان میں بہت اہم موضوع پر کتاب ہے۔ حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں:

> " وتخرج بالامام ابی حامد الغزالی و العلامة ابی زکریا التبریزی و الفقیه ابی بکر الشاشی و جمع و صنف و برع فی الادب و البلاغة و بعد صیته--- و کان تبحراً فی العلل ثاقب الذهن ، کریم الشمائل، کثیر الاموال- ولی قضاء اشبیلیه محمد و اجاد السیاسیة وکان ذا شدة و سطوة وکان ابو بکر احد من بلغ رتبة لاجتهاد صنف فی الحدیث و الفقه و الاصول و علوم القرآن و الادب و النحوو التواریخ و اتسع حاله وکثر افضاله و مدحته الشعراء"[41]

36A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,58

37 Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,13/513

38ḥājī Khalīfah, *Kashaf alzanūn*, 1/81; A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,59; Alḍahabī, *siyar a'lām alnubalā*,14/328,329; Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,42; yaḥya Murād, *a'lām alfuqahā*, (Beirūt: dāralkutub al-'īlmiyah,1425h/2006),26

39Alkiāhrāsī, 'imād aldīn muḥammad bin alṭabrī, *Aḥkām ul Qurān*, (Beirūt: dāralkutub al-'īlmiyah,1422h/2001),1/2

40Abū Isḥāq almālikī, *Aḥkām ul Qurān*,42; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alzanūn*, 1/81; A'bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,58; Gohar raḥmān, maulānā, *'ulūm alqurān*, (Mardān: maktabah tafhīm alqurān,2003),2/610; Alzirkalī, Khair aldīn, *Ala'lām*, (Beirūt: Dār al'ilm lilmlāīīn,2005),6/230; yaḥya Murād, *a'lām alfuqahā*,228

41 Alḍahabī, *Tazkrah alḥufāẓ*,4/61,62

حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ان کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے ہیں:

"الفقيه ابو بكر بن العربي المالكی شارح الترمذی كان فقيهاً عالماً و زاهداً، عابداً و سمع الحديث بعد اشتغاله فی الفقه و صحب الغزالی و اخذ عنه و كان يتهمه برای الفلاسفة و يقول دخل فی اجو افهم فلم يخرج منها والله اعلم"[42]

ابن العربی کی احکام القران میں تطویل و اطناب نہیں ہے۔ مختصر اور کلمات جامعہ پر مشتمل تفسیر ہے، ترتیب بھی بہت زیادہ اچھی اور آسان ہے۔ ہر سورہ کے آغاز میں بتا دیتے ہیں کہ اس سورت میں آیات الاحکام کی تعداد اتنی ہے اور پھر المسئلۃ الاولی، المسئلۃ الثانیۃ الی الآخر کے عنوانات کے تحت ہر آیت سے متعلق احکام و مسائل بیان کرتے ہیں۔ اکثر تو امام مالک کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں مگر بعض مسائل میں امام مالک کی رائے کے مقابلے میں اپنی الگ رائے بھی پیش کرتے ہیں۔ ابن العربی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اسرائیلی روایات اور ضعیف روایات سے بہت زیادہ نفرت کرتے تھے۔ فقہ مالکی کے معتمد ائمہ فقہ میں شامل ہیں۔[43]

امام ابو محمد بن عبد المنعم بن محمد بن عبد الرحیم بن الفرس الغرناطی (متوفی 597ھ) غرناطہ کے مالکی فقیہ و استاد تھے۔ ان کی کتاب "احکام القرآن" کا شمار ان کی کتب تفاسیر میں ہوتا ہے جس میں زیادہ تر فقہی احکام کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ لہذا اس کا شمار فقہ کی کتابوں میں ہوتا ہے اور علوم القران اور تفسیر کی کتب میں بھی۔[44] یہ کتاب فقہاء و مفسرین کے اس تفسیری میلان کی نمائندگی کرتی ہے، جسے اختیار کرتے ہوئے انہوں نے اپنی کتابوں میں فروعات اور تفصیلی مسائل سے صرف نظر کرتے ہوئے اصولی اور فقہی قواعد ذکر کیے ہیں۔ یہ کتاب مفید حدیثی اشارات اور قابل قدر لغوی تلمیحات، ترجیحات و اجتہادات سے بھرپور ہے، جو روشن فکر، نصوص کا گہرا فہم اور ان سے استنباط کرنے پر بین دلیل ہیں۔ صاحب کتاب نے اسباب نزول اور ناسخ و منسوخ کے متعلق بھی بڑے لطیف اشارے کیے ہیں اور قرانی نصوص سے فقہی احکامات کے استنباط کے لیے دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ ابن فرس کا شمار اپنے دور کے نمایاں مالکی فقہاء میں ہوتا ہے بلکہ وہ محقق فی المذہب کے درجے پر فائز ہیں لیکن اس کے باوجود وہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی یا دیگر فقہاء میں سے کسی کی رائے کو ترجیح دینے میں کبھی تردد کا شکار نہیں ہوئے اور جس کی دلیل واضح اور مضبوط ہو اسے راجح قرار دیتے ہیں اور یہ ان کے انصاف پسند اور غیر متعصب رویے کا بڑا واضح ثبوت ہے۔ اس علمی ذخیرے کی طبع مذہب مالکی میں مزید ایک اینٹ کا اضافہ ہے۔ جس نے علم تفسیر کے میدان میں عام طور پر اور احکام القرآن کے میدان میں خاص طور پر مالکیہ کے اندر بڑی تحریک پیدا کی۔[45] طہ بن علی بوسریح، جنہوں نے اس کتاب کی تحقیق کی، فرماتے ہیں:

"فان احكام القرآن لابن الفرس موسوعة فقيهة و اصولية لا يستغنى عنها باحث او فقيه مالكی، بل ان المشتغل بالعلوم الشرعية او بالثقافة الاسلامية يجد له فی هذا المصنف مطلباً و يحصل عند الوقوف عليه مغنماً ان شاءالله تعالى۔"[46]

---

42 Ibn kathīr, abī alfidā ismā’īl, *albadāyah wa alnahāyah*,(Beirūt: dār alma’rfat, 1424h/2003),12/228,229

43 Ībn al’arabī, *Aḥkām ul Qurān*, (Beirūt:dāralkutub al-‘īlmiyah,1988),1/10

44 Ībn alfars alghamāṭī, abī muḥammad ‘abd almun’am bin ‘abd alraḥīm, *Aḥkām ul Qurān* , (Beirūt: dār ibn ḥazm, 1427h/2006),1/16,17; A’bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,63;Alḍahabī, *siyar a’lām alnubalā*,15/50; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*, 1/81; ẓafar aḥmad ‘uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*,1/7

45 Ībn alfars, *Aḥkām ul Qurān*,1/16,17

46 Ibid,1/18

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (متوفی 671ھ) بڑے عالم و فاضل اور عابد شب زندہ دار تھے۔ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے۔ بہت سے تصانیف لکھیں جن میں سے اہم ان کی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف اس میں اسباب نزول، اقسام قراءت اور اعراب سے تعرض کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن عزیز کے غریب الفاظ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ اکثر و بیشتر لغت کی جانب رجوع کرتے اور عربی اشعار سے استشہاد کرتے ہیں۔ مولف کا خاص انداز یہ ہے کہ وہ معتزلہ، قدریہ، شیعہ، امامیہ اور غالی صوفیاء کے تردد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ قرطبی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ مالکی مسلک سے وابستہ ہونے کے باوجود گروہی تعصب سے پاک تھے۔ دلیل و براہین کی پیروی کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے کسی تفسیری پہلو سے صرف نظر نہیں کرتے۔ جس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں اس سے ان کی جامعیت اور کثرت علم و فضل کا اندازہ ہوتا ہے۔ اہل علم میں یہ تفسیر بہت اور متداول ہے۔[47]

خلاصہ بحث

فقہی تفاسیر نے انسانی زندگی کے مسائل، خواہ وہ سیاسی، قانونی، معاشرتی یا اخلاقی ہوں، کے حل کے لیے قرآن کریم کی روشنی میں رہنمائی فراہم کی۔ یہ تفاسیر اپنے دور کی نمائندہ تھیں اور بعد کے ادوار پر گہرے اثرات چھوڑ گئیں۔ انہوں نے نہ صرف عصری مسائل کا حل پیش کیا بلکہ قرآنی فہم کو عامۃ الناس کے لیے آسان بنایا۔ مفسرین نے تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے دونوں طریقوں سے استفادہ کیا اور مستند دلائل کے ذریعے اپنی آراء کی تائید کی۔ امام شافعی، قاضی اسماعیل، ابن العربی اور قرطبی جیسے علماء کی تفاسیر نے فقہی علوم کو منضبط کیا اور اسلامی قانون کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، جو امت کے لیے قرآنی ہدایت کو قابل عمل بناتا ہے اور فقہی تفاسیر کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* A‘bd aṣ-Ṣamad aṣ-Ṣārim al-Azhari. *Tārīkh Tafsīr*. Lahore: Idāra ‘Ilmiyya, 1966.
* Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Aḥkām al-Qur’ān li’l-Shāfi‘ī*. Mecca: Maktaba Nizār Muṣṭafā al-Bāz, 1415 AH.
* Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Manāqib ash-Shāfi‘ī*. Cairo: Maktaba Dār at-Turāth, 1391 AH/1971.
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Siyar A‘lām an-Nubalā’*. Cairo: Al-Maktaba at-Tawfīqiyya, 2000 CE.
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. *Tadhkirat al-Ḥuffāẓ*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1998.
* Al-Jaṣṣāṣ, Aḥmad ‘Alī ar-Rāzī. *Aḥkām al-Qur’ān*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 2000 CE.
* Al-Kiyāhrāsī, ‘Imād ad-Dīn Muḥammad ibn aṭ-Ṭabarī. *Aḥkām al-Qur’ān*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1422 AH/2001.
* Al-Mālikī, Abū Isḥāq Ismā‘īl ibn Isḥāq. *Aḥkām al-Qur’ān*. Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1426 AH/2005.
* Al-Qurṭubī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi‘ li-Aḥkām al-Qur’ān*. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1423 AH/2002.
* Al-Shāfi‘ī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Idrīs. *Aḥkām al-Qur’ān*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1427 AH/2006.
* Al-Shāfi‘ī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Idrīs. *Al-Risālah*. Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1400 AH.
* Al-‘Asqalānī, Aḥmad ibn Ḥajar. *Fatḥ al-Bārī Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār al-Ma‘rifa, 1379 AH.
* Al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr. *Jāmi‘ al-Bayān ‘an Ta’wīl Āy al-Qur’ān*. Cairo: Dār al-Hijr,

47alqurṭabī, abī ‘abd allah muḥammad bin aḥmad, *aljāme’ liaḥkām ul Qurān* ,(Qahirah: dār alḥadīth,1423h/2002),1/6,7; Yousaf a’bd alraḥmān alfart, *alqurṭabī almufasir- sīat wa manhaj*,(Kuwait: dār alqalam, 1402h/1982),126-132; *Ala’lām* ,5/322; A’bd alṣamad alṣāram, *Tārīkh tafsīr*,66; ẓafar aḥmad ‘uthmanī, *Aḥkām ul Qurān*,1/7; Alshāfi’ī, *Aḥkām ul Qurān*,24; ḥājī Khalīfah, *Kashaf alẓanūn*, 1/81

1422 AH.
* Gohar Raḥmān, Maulānā. *ʻUlūm al-Qur'ān*. Mardan: Maktaba Tafhīm al-Qur'ān, 2003.
* Ḥājī Khalīfa, Muṣṭafā ibn ʻAbd Allāh. *Kashf aẓ-Ẓunūn ʻan Asāmī al-Kutub wa al-Funūn*. Beirut: Dār al-Fikr, 1419 AH/1999.
* Ibn al-ʻArabī, Abū Bakr Muḥammad ibn ʻAbd Allāh. *Aḥkām al-Qur'ān*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1988.
* Ibn al-Fars al-Gharnāṭī, Abū Muḥammad ʻAbd al-Munʻim ibn ʻAbd ar-Raḥīm. *Aḥkām al-Qur'ān*. Beirut: Dār Ibn Ḥazm, 1427 AH/2006.
* Ibn Kathīr, Abū al-Fidā' Ismāʻīl. *Al-Bidāya wa an-Nihāya*. Beirut: Dār al-Maʻrifa, 1424 AH/2003.
* Mālik ibn Anas. *Al-Muwaṭṭa'*. Cairo: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1413 AH.
* Yaḥyā Murād. *Aʻlām al-Fuqahā'*. Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 1425 AH/2004.
* Yūsuf ʻAbd ar-Raḥmān al-Fart. *Al-Qurṭubī al-Mufassir: Sīra wa Manhaj*. Kuwait: Dār al-Qalam, 1402 AH/1982.
* Ẓafar Aḥmad ʻUthmānī. *Aḥkām al-Qur'ān*. Karachi: Idāra al-Qur'ān wa al-ʻUlūm al-Islāmiyya, 1407 AH/1987.
* Ziriklī, Khayr ad-Dīn. *Al-Aʻlām*. Beirut: Dār al-ʻIlm lil-Malāyīn, 2005.